سوال

(02) شہروں اور دیہاتوں میں جمعہ کا پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شہروں اور دیہاتوں میں جمعہ کا پڑھنا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال اوّل جمعة جمعت بعد جمعة جمعت فی مسجد رسول اللہ ﷺ فی مسجد عبد القیس بجواثی من البحرین رواہ البخاری وابوداوٗد وقال جواثی قریة من قری البحرین یعنی اوّل جمعہ جو پڑھا گیا مسجد نبوی کے جمعہ کے بعد مسجد جواثی میں تھا۔ جو بحرین کی بستیوں میں سے بستی ہے۔ وعن طارق ابن شہاب عن النبی ﷺ قال الجمعة حق واجب فی جماعة علی کل مسلم الا اربعة عبد مملوک او امراء ة او صبی او مریض رواہ ابوداوٗد اگر گاؤں میں جمعہ کی فرضیت نہ ہوتی تو حدیث میں غلام وصبی وعورت و مریض کی طرح گاؤں کیوں مستثنیٰ نہ ہوا اور ابن ابی شیبہ میں ہے۔ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کتب الی اھل البحرین ان جمعوا حیث ما کنتم وھذا یشمل المدن والقری وصحہ بن خزیمة وروی البیھقی عن اللیث بن سعد ان اھل مصر وسواحلھا کانوا یجمعون علی عھد عمر و عثمان بامرھما وفیھا رجال من الصحابة واخرج عبدالرزاق عن ابن عمر باسناد صحیح انہ کان یری اھل المیاہ بین مکة والمدینة یجمعون فلا یعیب علیھم دلائل مذکورہ سے ثابت ہوا کہ جمعہ جیسا شہروں میں پڑھا جاتا ہے اسی طرح دیہات میں بھی پڑھا جائے علماء حنفیہ رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے۔ جو گاؤں کہ مسافت میں شہر سے ۴۸ میل سے کم ہو وہ بھی شہر کا حکم رکھتا ہے۔ مواہب الرحمن اور اس کی شرح برہان میں لکھا ہے۔

۱ : بخاری اور ابوداوٗد میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جو جمعہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں پڑھا گیا اور اس کے بعد پہلا جمعہ وہ ہے جو ایک بستی جواثی نام علاقہ بحرین کی مسجد عبد القیس میں پڑھا گیا (اور ابوداوٗد کی روایت میں یوں ہے) کہ جواثی میں جو بحرین کے بستیوں میں ایک بستی ہے۔ ۱۲

۲ : اور ابوداوٗد میں طارق بن شہاب نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا غلام اور عورت اور چھوٹے بچے اور بیماران چاروں کے سوا سب مسلمانوں پر جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھنا واجب ہے۔ ۱۲

۳ : اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے بحرین والوں کی طرف لکھ بھیجا کہ تم جہاں کہیں بھی ہو۔ وہاں نماز جمعہ پڑھا لیا کرو، اور (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ حکم) بستیوں اور شہروں سب کو شامل ہے اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور امام بیہقی نے لیث بن سعد سے روایت کی ہے کہ مصر اور اس کے گردو نواح والے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آپ کے حکم سے جمعہ پڑھتے تھے اور وہاں چند اصحاب رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے (یعنی کسی نے انکار نہ کیا) اور عبدالرزاق نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے روایت کی ہے کہ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی والوں کو جمعہ پڑھتے ہوتے دیکھتے ان کو منع نہ فرماتے۔ ۱۲ ع

ویوجها (۱) ابویوسف علی من کان داخل حد الاقامة الذی من فارقہ یصیر مسافرا ومن وصل الیہ یصیر مقیما وھوالاصح اور عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔ قال (۲) فی معراج الدرایۃ انہ اصح ماقیل فیہ اورپنجاب میں کم ایسی بستی ہوگی کہ شہر سے اڑتالیس میل کے فاصلہ پر ہو۔ اور علمائے حنفیہ کے نزدیک شہر وہ موضع ہے کہ باشندہ اُس کے اُس شہر کی بڑی مسجد میں نہ آسکیں درمختار میں ہے۔ المصر (۳) ھومالایسع اکبر مساجدہ اھلہ المکلفین بھا وعلیہ فتوی اکثر الفقھاء مجتبی اور عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔ (۴) وفی الولوالجیۃ الجیۃ وھوالصحیح اور شرح وقایہ میں ہے (۵) ومالایسع اکبر مساجد اھلہ مصر فقط حررہ عبدالجبار بن الشیخ العارف باللہ عبداللہ الغزنوی (عفی اللہ عنہما)۔

فتاویٰ غزنویہ ص ۵۸

۱: اورابویوسفؒ اس شخص کے لیے (جمعہ) کوواجب کہتے ہیں جو (شہر کے گردنواح کی) اس حد میں داخل ہوکہ جس سے گزرنے سے آدمی مسافر ہوجاوے اوراس میں آنے سے مقیم بن جاوے اوریہ بہت صحیح ہے۔ ۱۲ع

۲: اورمعراج الدرایہ میں ہے کہ (ابویوسفؒ) کا قول اس بارے میں سب قولوں سے بڑھ کر ہے۔ ۱۲ع

۳: مصروہ ہے کہ جس کی سب مسجدوں سے بڑی مسجد میں اس شہر کے رہنے والے جن پر جمعہ واجب ہے نہ سماسکیں۔ ۱۲ع

۴: اورولوالجیہ میں ہے کہ یہی معنی صحیح ہیں۔ ۱۲ع

۵: جس جگہ کی سب مسجدوں سے بڑی مسجد میں اس جگہ کے رہنے والے نہ سماسکیں وہ مصر ہے۔ ۱۲ع

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 47-48

محدث فتویٰ